رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۴

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ مذہب ۸ر
تواریخ روم ۸ر
تواریخ مصر ۸ر
تواریخ یونان ۸ر
مرقع روس ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
حیات پولوس ۴ر
حیات داؤد ۸ر
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اردو ۲ر

مفید حکایتیں

راماپال سنگھ رومن اردو ۸ر
تلاش حق اردو۔ رومن اردو ۲و۹ر

دولت لازوال اردو ۳ر۵ر۸ر
دولت لازوال رومن اردو ۸ر
عزت بیمثال اردو ۳ر۵ر۸ر
" " رومن اردو ۸ر
حالات جاپان ۲ر۹ر
شریف بیبیاں ۳ر۹ر
چندر لیلا سادھنی اردو ۲و۹ر گورمکھی ۲ر
سیر ہند ۵ر
وکیل کی سرگذشت رومن ۶ر
سورج پرکاش ۴ر۹ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کی کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن اردو ۸ر
سمپردائے ۹ر۱۰ر
ویدوں کی تعلیم ۱۰ر

وشنو کے دس اوتار ۲ر
ویدک تصنیفات ۱ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے ۳پائی
ویدوں کی دیوتاپرستی "
ویدوں کی ازلیت ۹پائی
پرستش حیوانات ۳پائی
تیرتھ ۹پائی
اہل ہنود کے تیوہار ۹پائی

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۱ر
خدائے اسلام ۲ر
ینابیع القرآن ۳ر
الکفارہ ۸ر
بائیبل یا قرآن ۱۰ر

مسیح ابن اللہ ۲ر
اثمار شیریں ۳ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۲ر
دعوتِ اسلام ۶ پائی
گنجینہ اسلام رومن ۸ر
بے گناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ״
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ״
حضرت محمد ״
انجیل شریف کی صحت و درستی ״
اسمار الٰہی ״
خدا کے دس حکم ״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ״
مسیح یا محمد ״
نماز ״
سچا اسلام ״
قرآن ״
یسوع مسیح ״
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ״
سورہ فاتحہ ״
ہمارا شافع کون ہے ״

خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ״
انصاف کا دن ״
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۹ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اردو کی تیسری ۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۲ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۲ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۲ پائی
״ ״ ״ پنجابی اردو حروف ״
״ ״ ״ رومن اردو ״
״ ״ ״ گورمکھی ״

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
سوالات لوقا کی انجیل پر ״ ۱ر
سوالات یوحنا کی انجیل پر ״ ۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسا ۴ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن ۸ر
صحت جسمی اُردو ۴ر
انجیل برنباس کے حالات کا رسالہ ۲ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۹ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ سوالات ۴ر

متفرق کتابیں

دائی گری رومن اردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر
ہدایت تیمارداران رومن اردو ۸ر
ابن حور اردو ۸ر ۔ رابنسن کروسو ۱۲ر
طلائی شمعدان ۴ر ۔ مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر
روح سے معمور زندگی ۴ر
طریق دعا ۴ر
شعاع نور حصہ اول و دویم ۵ر
طیطس یار فیق صلیب ۸ر

نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

سردار بوٹا سنگھ تاجر کتب نے دس ہزار روپیہ کے خرچ سے ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ایک ریڈنگ روم قائم کیا۔

گورنمنٹ بنگال نے حکم دیا ہے کہ محکمہ سول میں جن ملازمین کی تنخواہ بارہ روپیہ سے کم ہے انہیں گزشتہ ماہ نومبر سے ایک روپیہ بطور امداد ترقی دیجائے گی۔

گزشتہ سال میں بنگال بنک کو ۹۰ لاکھ ۴۰ ہزار ۱۷۵ روپیہ ۱۴ آنہ ۸ پائی منافع ہوا۔

کلکتہ کی پولیس نے محمد حسین نامی ایک مسلمان کی دوکان پر چھاپا مار کر وہاں سے ۱۸ بندوقیں گرفتار کیں۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ یہ شخص بلا لائسنس بندوقوں کی تجارت کرتا ہے۔

کراچی میں گوا کے ایک باشندہ ڈی سلوا نے تار کے ایک چپڑاسی کو ایک روپیہ رشوت دے کر نرخ پنبہ کے متعلق رائٹر کا تار پڑھ کر بعد معلوم کر لئے۔ مقدمہ دائر ہوا چپڑاسی پچاس روپیہ کی ضمانت پر رہا ہے۔

گورنمنٹ پنجاب نے صوبہ کی یونیورسٹی سے مندرجہ ذیل کالجوں کے الحاق کی توسیع منظور فرمائی۔ پرنس آف ویلز کالج جموں۔ اقتصادیات و بیالوجی میں علی الترتیب ایم۔ اے اور ایم ایس سی تک خالصہ کالج امرتسر اقتصادیات میں بی۔ اے تک کالج سرینگر ریاضی میں ایم۔ اے تک۔

اعلیٰ حضرت ملک معظم کے قونصل مقیم ہوانا کی طرف سے اس امر کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جزیرہ کیوبا میں ہندوستانی لوگوں کے لئے محنت مزدوری کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ اور کہ وہ لوگ جو اس طرف کے دیگر ممالک کو جانے کی امید پر جزیرہ مذکور میں جاتے ہیں وہ ضوابط ترک الوطنی نافذ الوقت ممالک مذکورہ کے نامناسب حالات کی وجہ سے اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

لہٰذا ممالک مذکورہ میں جانے کا ارادہ رکھنے والے اشخاص کو ان خطرات سے متنبہ کیا جاتا ہے۔ جو ان کو جزیرہ کیوبا میں جانے کو پیش آئیں گے۔

۱۳ جنوری کی دوپہر کو اخبار زمیندار لاہور کی دس ہزار کی ضمانت اور اس کا پریس بھی ضبط ہو گیا۔ ۱۹-۲۰-۲۱ نومبر گذشتہ کے تین مضامین بعنوان اجودھیا کی قربانی۔ وزرائے ہند و انگلستان کی سیاسی غلطی اور اسلامات قابل اعتراض تھے۔

آنولہ ضلع بریلی (روہیل کھنڈ) کے ڈاکخانہ کا کلرک [illegible] ایک رجسٹری میں سے اڑھائی سو روپیہ کے نوٹ نکال لینے کے الزام میں گرفتار ہے۔

بدایوں ریلوے سٹیشن کے بکنگ کلرک کو بجرم سرقہ [illegible] ڈپٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے دو سال قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اسی عدالت سے دو ملزموں کو بھی دو دو سال قید سخت کی سزائیں ہوئے۔

بدایوں ریلوے سٹیشن کی چونگی کی چوکی کے محرر بنسی لال کو اس جرم میں نمبر ایک سال سخت کی سزا ہوئی کہ اس نے ایک آنہ پر ۳ آنہ وصول کر کے صرف ۳ آنہ کی رسید کاٹی اور بقیہ کے ناش پائی تھی۔

اخبار انگلشمین کلکتہ کو اطلاع ملی ہے۔ کہ دہلی کا گورنمنٹ ہاؤس پچیس لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تیار کیا جائیگا۔ اور کمانڈر انچیف صاحب کی رہائش کی جگہ پر تقریباً پانچ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔

چیف کمشنر دہلی نے بذریعہ اعلان افیون اور مارفیا کے بہت سے مرکبات ادویہ کو جن کی ایک سو سولہ قسمیں ہیں قانون افیون سے مستثنٰے قرار دیا۔

مسٹر ٹی یر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ ۲۶ اپریل سے ۱۰ ماہ فرلو پر تشریف لے جائینگے۔

مسٹر ایڈبیو کینیرے مسٹر انٹن صاحب کی جگہ لاہور کے ڈپٹی کمشنر ہونگے۔

شیخ اصغر علی صاحب ڈپٹی کمشنر حال میانوالی تبدیل ہو کر لودیانہ لگائے جائینگے۔

تار برقیات

۹ جنوری لنڈن۔ سلاٹ درو ڈ کرزن نے جو بلفاسٹ میں ہیں اور پارلیمنٹ کے فراہم ہونے سے پیشتر والسٹر والوں سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ مشرقی بلفاسٹ میں کل والسٹر والنٹیئر فورس کی ایک رجمنٹ کا جائزہ لیا جس کی تعداد اب ایک لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ ان والنٹیئروں کی جنگی ابتدائی تعلیم بہت جلد ختم ہونیوالی ہے۔ اس آرگنائزیشن میں جو حال ہی میں ترقی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے متعلق میڈیکل نرسنگ اسٹاف کا اضافہ ہوا ہے۔ اور چونکہ لیڈی ڈاکٹر نرسنگ کا کام کرنے کے ناقابل ہیں اس لئے وہ مرہم پٹی کرنے اور دیگر طبی ضروریات کے بہم پہونچانے میں مشغول ہیں +

۱۹ جنوری ڈبلن۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہڑتال موقوف ہوگئی ہے۔ کہتے ہیں کہ مسٹر لارکن نے کروڈن پارک کی ایک پرائیوٹ میٹنگ میں لوگوں کو دوبارہ کام پر جانے کے لئے کہدیا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ لوگ اب عام طور پر واپس کام پر آجائینگے ہڑتال کے بعد قدرے ابتری نمایاں ہوگئی تھی جس میں ایک شخص قتل ہوگیا مگر تا حال معلوم نہیں کہ کس نے اس کو قتل کیا۔

۱۹ جنوری لنڈن۔ لارڈ جلیسفورڈ سپنسر کے روز کناڈا کو جارہے ہیں تاکہ وہاں کی کینیڈین گورنمنٹ کو اطلاع دیں کہ کناڈا اور دیگر حکومتوں کے لئے لندنی دفاتر بنانے کے لئے ۲۵۰۰۰۰ پونڈ کا خرچ سپرد کریں۔

۱۹ جنوری لنڈن۔ فوجی خدمات کو ہر دلعزیز بنانے کی جو کوششیں ہو رہی ہیں اس کے متعلق صیغہ جنگ کے زیر ہدایت سینماٹوگراف کا ایک فلم تیار کیا گیا ہے۔ جس میں فوجی زندگی کے مختلف مدارج اور پہلوؤں کا نظارہ دکھایا گیا ہے لارڈ رابرٹس اعلان کے ساتھ ایک ہزار آدمیوں نے جو پیڈرنساٹ ڈویژن کے متعلق ہیں یہ تماشا دیکھا۔

۱۹ جنوری قسطنطنیہ۔ کہتے ہیں کہ بلغاریہ نے دو لاکھ بندوقیں تیس فرانک فی بندوق پر بیچیں جو ترکوں سے چھینی تھیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ یہ بندوقیں ترکی گورنمنٹ کیلئے خریدی جارہی ہیں

۱۹ جنوری کیپ ٹاؤن۔ اگرچہ صنعتی مشکلات کسی بنہج سے طے نہیں ہوئی ہیں۔ تو بھی ان کا فیصلہ در اصل شکل ہی سے شروع ہوا ہیبتناک بربادی اور قانونی خلاف ورزی اب جاتی رہی ہے۔ اسوائے تین لیڈروں کے باقی سب لیڈر جو عام طور پر بااثر ہیں اب زیر حراست ہیں۔ جوہنسبرگ اور اس کے اردگرد کی حالت اب کامل سکون پر ہے۔ پولیس اب ہتھیار بند ہوکر نہیں پھرتی۔ مگر سنتریوں کے پاس ہتھیار ابھی تک ہیں جو ریلوے سٹیشنوں اور ریلوں وغیرہ کی نگرانی کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ۳۰ ماہ حال کو ہوگا جس میں گورنمنٹ پارلیمنٹ سے درخواست کرے گی کہ وہ موجودہ خونریزی میں جو طریق عمل اختیار کیا گیا تھا اس کے لئے بل آف انڈیمنیٹی۔ (قانون معاوضہ) پاس کرے۔ جمہور کی موجودہ طبیعت کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بل کی کوئی مخالفت نہ کیجائے گی۔ اقتصادی تنازعات کیساتھ معاملہ کرنے اور ترتیب رکھنے کیلئے سخت قوانین وضع کرنے کی بھی گورنمنٹ درخواست کرے گی

بعد کی خبر ہے کہ ہر اطراف سے ہڑتالیوں کی مایوسی کی خبریں آرہی ہیں۔ رینڈ کی کانوں کے ملازم جو ابھی تک ہڑتال کئے ہوئے ہیں بظاہر چھ چھ سات سات ہوکر صلاح مشورہ کر رہے ہیں کہ آیا ابھی باہر ہی رہنا بہتر ہے یا کام پر جالگیں۔ ریلوے کی ہڑتال عملی طور پر اب ختم ہوگئی ہے۔ ماسوائے ڈربن اور پریٹوریہ کے جہاں محدود طور پر اب تک جاری ہے۔ مگر اب ان ہر دو جگہوں میں بہت کچھ خلل اندازی کا خطرہ نہیں ہے۔ پریٹوریہ میں آج صبح کو انجن ڈرائیوروں۔ فائرمینوں۔ اور گارڈوں نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔ ورکشاپ کے ملازموں نے تا حال فیصلہ نہیں کیا۔ مگر توقع کی جاتی ہے۔ کہ ان میں سے بعض پھر کام پر آجائینگے اعلان ہوگیا ہے۔ کہ تمام افواج اسوائے ان کے جو رینڈ پریٹوریہ اور نو ہمسقہ اضلاع میں ہیں واپس چلی جاویں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ تیس ہزار آدمی ابھی تک میدان میں ہیں +

۱ جنوری کلکتہ۔ گذشتہ شام کے وقت کلکتہ کے شمالی حصہ میں جہاں گرے سٹریٹ اور اپر چت پور روڈ ملتی ہیں۔ کلکتہ محکمہ تحقیقات جرائم کی خاص شاخ کے انسپکٹر نریندر ناتھ گھوش کو ایک بنگالی نوجوان نے گولی سے مار ڈالا۔ اس سے دو اشخاص جن میں سے ایک کہتے ہیں کہ چھوٹا سا بچہ ہے زخمی ہوگئے اور یہ دونوں میڈیکل کالج کے ہسپتال کو لیجائے گئے۔ ان میں سے ایک کی حالت نازک ہے۔ اور اس کے جانبر ہونے کی توقع نہیں ہے۔

۲۰ جنوری کلکتہ۔ کل تیسرے پہر لارڈ کارمیکل صاحب بہادر نے یورپینوں اور ہندوستانیوں کی ایک بڑی زنانہ مردانہ جماعت کے سامنے کلکتہ کلب کے نئے کلب ہوس کا بنیادی پتھر رکھا یہ نیا کلب ہوس کورنکس اور لوئر سرکلر روڈ کے مقام اتصال پر واقعہ ہے۔

۲۰ جنوری قسطنطنیہ۔ شک ہے وہاں کے مسیحیوں اور خصوصاً یونانیوں کی دوکانوں سے مسلمانوں نے مال خریدنا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ایک یونانی حلوائی کی دوکان کی کھڑکیاں اتوار کے روز ترکوں نے توڑ دی ہیں۔ اور جو لوگ غیر مسلمان سے سودا خریدتے ہیں وہ ان کو دق کرتے رہتے ہیں۔ صرف مسلمانوں میں سے سودا سلف لیا جاتا ہے۔

۲۰ جنوری لنڈن۔ پورٹ سعید پر ایک بڑی بھاری جنوبی ہوا کا سخت طوفان جاری ہے۔ اور ساتھ ہی ریت کا طوفان ہے۔ تمام جہاز پورٹ سعید سے پرے اور سویز میں کھڑے ہیں۔

۲۰ جنوری برلن۔ قیصر کی حالت بالکل اچھی ہے۔ اور جو افواہ ان کی علالت طبع کی تھی وہ بالکل غلط ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

اہل مغرب کی کامیابی کا راز

جب ہم اہل مغرب کی حیرت افزا مادی کامیابی اور خوشی کو جو ان کو نصیب ہے دیکھتے اور دوسری طرف اپنی باوجود ہر قسم کی کوششوں اور محنتوں کے ناکامیابی کا وجود کہ اس سے ہم دوچار ہیں اس کا مقابلہ ان کی کامیابی اور خوشی کے ساتھ کرتے ہیں تو بڑی حیرانگی اور تشویش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اپنی قوم کی موجودہ حالت کو دیکھ کر دل بیٹھ جاتا ہے۔ اور مغرب کی کامیابی اور خوشی کو دیکھ کر ہمارے دلوں میں حسد کی نہیں بلکہ رشک کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اور جی یہی چاہتا ہے کہ ہم بھی ان کی سی کامیابی اور خوشی حاصل کریں۔ اگر یہی آرزو اور رشک ہماری ہندوستانی مسیحی قوم کے اندر پیدا ہو اور ہم سب مل کر ان کی کامیابی کا راز اور اپنی ناکامیابی کی وجہ کی تلاش اور ایک کے حصول اور دوسرے کے دفعیہ کی سعی اور محنت کریں تو ناممکن نہیں کہ ہم بھی ویسی ہی کامیابی اور خوشی حاصل کر سکیں۔

جب ہم ان کی کامیابی کے راز اور اپنی ناکامیابی کی وجہ کی تلاش کرتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ جن اصولوں پر وہ عمل کر رہے ہیں وہ ہم میں موجود نہیں ہیں۔ ورنہ یوں تو ہم میں اور ان میں کچھ تفاوت نہیں ہے وہ بھی ہم جیسے ہی انسان ہیں۔ تمام قدرتی خواص میں وہ اور ہم سب برابر ہیں۔ تمام ذہنی اور جسمانی قوتیں اور سامان جن سے وہ بہرہ ور ہیں ہم میں بھی موجود ہیں ہم ان سے کسی بات میں کم نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ وہ من مانی مرادیں پاتے اور جس کام کو وہ ہاتھ لگاتے ہیں پورا کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ آپ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو فیضیاب اور مستفید کرتے اور آخرکار اپنے پیچھے نیک نام یادگاری کیلئے زندہ چھوڑ جاتے ہیں۔

اتفاق۔ مشاہدہ اور تجربہ اور تواریخ ہم کو بتاتی ہے کہ ان کی کامیابی اور خوشحالی کا راز اول اتفاق ہے۔ ہندوستانی ضرب المثل ان پر کیا ہی صادق آتی ہے کہ "جماعت کرامات ہے"۔ یا دوسرے الفاظ میں اتفاق ہی سے ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں یہ بات تو ثبوت کی محتاج نہیں ہے کہ تمام قومی کام۔ اسی حالت میں مکمل ہوتے اور فروغ پاتے اور ان سے عمدہ نتائج پیدا ہوتے ہیں جبکہ کسی قوم کے کل افراد ایک دل ہو کر کام کرتے ہیں۔ جہاں قوم میں پارٹیاں ہوئیں اور نفاق پیدا ہوا وہاں ہی قوم کی مشترکہ طاقت کم ہو جاتی ہے۔ تمام جدوجہد رائیگاں جاتی ہیں کل سامان کامیابی اور خوشی ان کی آنکھوں کا نور ہو جاتے ہیں۔ اور رنج اور دکھ آ منہ دکھاتے ہیں۔ اتفاق کیا ہے؟ دو یا دو سے زیادہ اشخاص یا اشیاء کا متفق یا متحد ہو جانا ہے۔ اتفاق اور ایک دلی ہی میں وہ طاقت ہے جس نے ناممکنات کو ممکنات بنا کر دکھا دیا۔ جہاں اتفاق ہے وہاں تھوڑی سی کوشش اور تھوڑے سے سامان سے بہت سے اور بڑے بڑے نتائج اور کامیابیاں پیدا ہو جاتی ہیں مگر جہاں نااتفاقی ہے۔ وہاں بہت سے سامان اور بہت سی لگاتار کوششوں کے ہوتے ہوئے بھی نقصان اور دکھ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب قوم میں اتفاق نہیں ہوتا۔ اور قوم کے افراد اپنی اپنی ڈیڑھ پاؤ کی کھچڑی الگ پکانے لگ جاتے ہیں تو کسی کا کام انجام پانا تو درکنار۔ بہترین صورت اور حالت بھی قائم نہیں رہتی۔ جو کچھ پاس ہوتا ہے وہ بھی زائل ہو جاتا ہے۔ پیارے ہندوستانی مسیحی بھائیو! خداوند کے اس قول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ اور اتفاق کو ہاتھ میں سے ہرگز جانے نہ دو "جس کی بادشاہت میں پھوٹ پڑتی ہے وہ ویران ہو جاتی ہے۔ اور جس کسی شہر یا گھر میں پھوٹ پڑے گی وہ قائم نہ رہیگا۔" (متی ۱۲: ۲۵) بادشاہت شہر اور گھر کے الفاظ ہمارے خیالات کو کلیسیائی حکومت جو سیشن یا کمیٹی کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ مسیحی گاؤں کی اور مسیحی گھر کی جانب منعطف کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ جس کلیسیائی انتظام میں منتظموں کے درمیان اختلاف خیالات دائر ہو یا کسی مسیحی گاؤں کے مسیحی افراد میں باہم نااتفاقی ہو یا کسی مسیحی خاندان کے افراد میں پھوٹ پڑے اور ایک دوسرے کی صلاح یا بات نہ مانے تو وہ کلیسیا یا مسیحی گاؤں یا مسیحی خاندان برباد ہو جائیگا۔ خداوند مسیح کی ساری تعلیم اور تمام کتاب کا لب لباب انسانوں میں باہمی اور انسان و خدا میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنا ہی ہے۔ اسی واسطے انجیل کو میل کا کلام کہا گیا ہے۔

اے پیارے ہندوستانی مسیحی بھائیو! اپنی موجودہ مادی اور مجلسی حالت پہ تو غور کرو اور اس کا مقابلہ خداوند کے مذکورہ بالا اصول سے کرو کیا معلوم نہیں ہوتا کہ ہم ہندوستانی مسیحی اس نقطہ خیال سے "برباد" نہیں ہو رہے ہیں؟ کیا اس حالت سے ہمارے دلوں کو اطمینان اور خوشی حاصل ہے؟ کیا ابھی بھی ہم لوگ خواب غفلت سے بیدار نہ ہونگے؟ "نمک اچھا ہے۔ لیکن اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو اس کو کس چیز سے مزہ دار کرو گے؟ اپنے میں نمک رکھو اور ایک دوسرے کیساتھ میل ملاپ سے رہو۔" (مرقس ۹: ۵۰) "تم زمین کے نمک ہو اگر نمک کا مزا جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائیگا؟ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوا اس کے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندا جائے۔" (متی ۵: ۱۳) پیارے ہندوستانی بھائیو! غور کرو کہ یہ نمک کیا ہے؟ جس کے رکھنے کا خداوند مسیح نے ارشاد فرمایا ہے۔ جس کے بغیر ہم "کسی کام کا نہیں"۔ بلکہ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نیچے روندا جائے۔ کیا ہندوستان میں ہندوستانی مسیحیوں کی حالت مادی طور پر یہی نہیں ہے کہ وہ باہر پھینکے ہوئے اور آدمیوں کے پاؤں تلے روندے نہیں جا رہے ہیں؟ کیا وہ برباد ہو جانے کے کنارے نہیں ہیں؟ بتاؤ تو سہی ہم ہندوستانی مسیحیوں میں کس قدر دولتمند صاحب جائیداد۔ بارسوخ اور سلف سپورٹ آدمی ہیں؟ کس قدر مسیحی کلیسیائیں ہیں جو اپنے حقیقی معنوں میں آزاد اور سلف سپورٹ کہلائی جا سکتی ہیں؟ کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنے غریب بھائیوں کی مدد کر اور ان کو سنبھال سکتے ہیں؟ اگر ان سوالوں کا جواب نفی میں دیا جائے تو پھر آپ ہی بتائیں کہ کیا ہمارے اندر نمک ہے؟ کیا ہم ایک دوسرے کیساتھ میل رکھتے ہیں؟ کیا ہم میں اتفاق ہے؟ اور کیا ہم کامیاب اور خوش ہو سکتے ہیں؟ افسوس کہ نہیں ساری باتیں معدوم معلوم ہوتی ہیں۔ اور نتیجہ کیا ہوگا؟ یہی کہ "برباد"۔ ذرا ہوش کرو اور اپنے میں نمک رکھو اور ایک دوسرے کیساتھ میل ملاپ سے رہو تو کامیابی تمہارے پاؤں چومے گی اور خوشی تمہارے سر کا تاج ہوگی۔

آرگنائزیشن۔ دوسری بات جو مغربی کامیابی اور خوشی

لازم ہے وہ باترتیب ملکر کام کرنا ہے۔ یعنی جماعت کے کل چھوٹے بڑے اجزا کو ایسی ترتیب جو اس کے مناسب اور مفید ہو جوڑ رکھنا اور ملکر ایسی تجاویز سے کام کرنا کہ ہر چھوٹی سے لیکر بڑی بات تک ہر ایک میں ترتیب ہو۔ اس اصول کو انگریزی میں آرگنائزیشن کہتے ہیں یعنی ہر عضو (آرگن) کو اس کے حسب موقعہ اور حسب لیاقت ایسے طور پر رکھنا کہ خود بخود وہ اپنا کام دینے لگ پڑے۔ جس طرح اتفاق کا اصول ذرہ سے لیکر آفتاب تک اور ادنیٰ درجہ کے حیوانات سے لیکر انسان اور فرشتوں تک کی ترکیب میں موجود اور کارگر پایا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ آرگنائزیشن کا قانون اور اصول بھی ہر کوسمیں مخلوقات کی ہر جز اور اس کے رگ و ریشہ میں موجود اور کارگر نظر آتا ہے۔ نظام شمسی ہی کی طرف دیکھو سبع سیارگان یا سب ستارے کیسے آرگنائز کئے ہوئے ہیں۔ اور اپنے ترتیب (آرگنائزڈ) کئے ہوئے اعضا اور وجود کو کیسے عمدہ مفید اور خوبصورتی سے بنا رکھا ہے۔ اگر اس سسٹم یا نظام میں کہیں بھی خلل آ جائے تو آپ خود ہی کہ کہاں تک نقصان پیدا ہوگا۔ شاید سارا جہان ہی محال ہو جائے۔ پھر اپنے ہی جسم اور اس کے اعضا اور ہر ایک رگ و ریشہ اور ظاہری اور باطنی اعضا کی طرف توجہ مبذول فرمائیں اور ان کے اس عمل کو دیکھیں کہ کیسے خود بخود وہ سب اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ تندرستی چہرہ کی رونق اور چمک دمک فربہی اور خوبصورتی [illegible] اور ان سب کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے خوشی اور آرام ملتا ہے۔ یہی صورت قوم کے کل چھوٹے بڑے افراد کے باترتیب اور ان کے حسب موقعہ اور لیاقت رکھنے اور ان سے کام لینے میں ہے۔ جب تک کسی قوم یا خاندان میں اتفاق اور ترتیب یعنی یونین اور آرگنائزیشن نہ ہونگے۔ تب تک اس قوم یا خاندان کے جڑ پکڑنے اور پھولنے اور پھلنے کی کچھ امید نہیں اور جب تک ہمارے ہندوستانی مسیحی بھائیوں میں اتفاق کے ساتھ ترتیب نہ ہوگی تب تک وہ اس نقطہ خیال سے کبھی بھی زندہ اور مضبوط اور خوبصورت اور خوش نہیں رہ سکینگے کبھی وہ کامیابی اور خوشی حاصل نہیں کر سکینگے جو اہل مغرب کا نصیبہ ہے۔ پس کہو اتفاق اور ترتیب آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ جہاں اتفاق ہوگا وہاں ترتیب ہوگی۔ اتفاق ترتیب کے بغیر اور ترتیب اتفاق کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ یہی سبق ہم کو فطرت سکھا رہی ہے اور یہی انجیل بتا رہی ہے۔ پولس رسول نے پہلا کرنتھیوں ۱۲ ہویں باب میں اعضا اور ان کے بدن کی تمثیل دیکر ان دونوں امور کو بخوبی ظاہر کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ خدا نے بدن کو اس طرح مرکب کیا ہے کہ جو عضو محتاج ہو اسی کو زیادہ عزت دی جائے۔ تاکہ بدن میں تفرقہ نہ پڑے بلکہ اعضا ایک دوسرے کی برابر فکر رکھیں۔ پس اگر ایک عضو دکھ پاتا ہے تو سارے اس کے ساتھ دکھ پاتے ہیں۔ اور اگر ایک عضو عزت پاتا ہے تو سارے اعضا اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔ اسی طرح تم ملکر مسیح کا بدن ہو اور فرداً فرداً اعضا ہو (دیکھو آیات ۲۴-۲۷) یہاں جسم کے اعضاء کے اندر یہ دونوں اصول کیسی خوبصورتی اور عمدگی کے ساتھ عمل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ خدا نے بدن کو اس طرح مرکب کیا ہے کہ جو عضو محتاج ہے اسی کو زیادہ عزت دی جائے۔ یہ آرگنائزیشن کا ہی اصول ہے کہ جماعت کے اعضا یا افراد کو ایسے طور پر ترتیب سے رکھے کہ محتاج عضو زیادہ عزت پائے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کلیسیا میں اس اصول کو مدنظر رکھ کر عمل کیا جاتا ہے؟ کیا کلیسیا کے محتاج عضو زیادہ عزت پاتے ہیں؟ اس بات کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ ہم سب ملکر مسیح کا بدن اور [illegible] اعضا ہیں اور [illegible] ایک دوسرے کا [illegible] خیال رکھیں [illegible] کہ اعضا [illegible] ایک دوسرے کا برابر فکر رکھیں۔ خود غرضی [illegible] ہیں لیکن یہ تو تب ہی اور خود بخود ہوگا جب اتفاق اور ترتیب ہمارے درمیان ہوگی جیسے بدن کے ہر ایک اعضا میں ہے اعضا کی بھی ترتیب اور اتفاق کو [illegible] دوسرے کا برابر فکر [illegible] بھی اسی وقت رکھا جائیگا جب ہم ایک دوسرے [illegible] ہونگے۔ پس اے پیارے ہندوستانی مسیحی بھائیو [illegible] نیک نیتی سے [illegible] کامیابی اور خوشی تمہاری [illegible]

مستقل مزاجی

تیسرا [illegible] اہل مغرب کی کامیابی اور خوشی کا راز ہے وہ استقامت یا مستقل مزاجی ہے۔ کامیابی اور خوشی کے لئے جیسی ضرورت اتفاق اور ترتیب کی ویسی ہی ضرورت استقلال کی بھی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

استقامت ہو مرے [illegible] نقش مجمل کا [illegible] پہ دیکھا

یعنی ہر کام کو آدمی کرے وہ دوسروں کے اتفاق کر کے باترتیب اور مستقل مزاجی سے کرے۔ اگر اس اصول کو بھی ان کے ساتھ شامل نہ کر لیا جائے تو پھر بھی کامیابی کا درخت پر پھل کر آدمی خوشی کے پھل نہیں کھا سکتا۔ اگر کوئی قوم یا گروہ مستقل مزاج نہیں ہے ایک کام کو بڑے جوش اور اتفاق اور ترتیب سے شروع کرتی ہے۔ اور ایک وقت تک کام رہتا ہے اور اس ناکامی کو دیکھ کر کام [illegible] چھوڑ بیٹھتی ہے۔ تو یاد رکھو وہ قوم یا فرد قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اہل مغرب نے جس قدر ایجادیں اور کام کئے ہیں ایک آدھ یا دو دن میں نہیں بلکہ بیسیوں برسوں کی متفقہ اور باترتیب اور لگاتار محنتوں سے کئے ہیں۔ اس مستقل مزاجی کے انہوں نے ایسے زور سے اور مضبوطی سے دامن پکڑے ہیں کہ اپنی تمام قوت اور [illegible] تن من دھن ہستی تک جانیں بھی گنوا دیں۔ مگر جس کام کے پیچھے پڑے اس کو کر ہی کے چھوڑا۔ یہی مستقل مزاجی تھی جس نے نپولین بوناپارٹ کو باوجود چند دفعہ شکست کھا جانے اور سخت سخت نقصانات برداشت کرنے کے بھی آخر ساتویں دفعہ کامل فتح دلوائی۔ تواریخ اس مستقل مزاجی کی مثالوں سے ملو ہے اور ناظرین [illegible] انجیل [illegible] میں استقلال بھرا پڑا ہے۔ [illegible] (یعقوب ۱:۶) [illegible] پس اے عزیزو مستقل مزاجی اور ایمان کے ساتھ اتفاق اور ترتیب سے ہر ایک کام کرو۔ [illegible] تمہارا [illegible] کوشش کرو کہ تمہاری مادی حالت درست ہو روحانی حالت تو خداوند مسیح نے تمہاری درست کر دی اور روحانیت کے رستہ پر تم کو ڈال دیا جس پر تم سب چلتے ہی ہو مگر آگے چلو۔ آگے چلو۔ اور ترقی کرتے جاؤ یہیں چاہئے کہ تم کامل ہو جیسا کہ تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ (متی ۵: ۴۸) اور مادی ترقی کے لئے یہ اصول مسیح ہی نے قائم کر دیئے ہیں تاکہ تم مادی باتوں میں بھی ترقی حاصل کرو کیونکہ جب تک ہم اس مادی جسم میں ہیں تب تک مادی اشیا کی بھی ضرورت ہے۔ ان اصولوں کو روحانیات اور مادیات ہر دو میں استعمال کرو اور ہر دو جہان میں کامیابی اور خوشی کی دولت سے مالا مال ہو جاؤ۔

لیڈروں کی ضرورت

آخر میں ایک بات کی جانب اپنے ہندوستانی مسیحی برادران کی توجہ کو پھیرنا بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کلیسیا میں اتفاق ترتیب اور مستقل مزاجی پیدا کرنے کے لئے بڑے بڑے سرگرم اور جان نثار اور مستقل مزاج لیڈروں اور مصلحوں کی ضرورت اور اشد ضرورت ہے۔ یہ لازمی امر ہے اور تجربہ۔ مشاہدہ اور تواریخ اسباب پر شاہد ہے۔ اور فطرت میں بھی یہی پایا جاتا ہے کہ بغیر سردار کے یا لیڈر کے کوئی قوم یا گروہ کوئی بھی کام کامیابی سے نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہی امن اور خوش و خرم زندگی بسر کر سکتی اور نہ ہی کسی مرحلہ اور پیشہ میں ترقی کر اور بہتر ہو سکتی ہے۔ فطرت ہی میں دیکھو جب خدا آسمان اور زمین اور اُس کی ساری معموری پیدا کر چکا تو سب کے بعد میں آدم کو بنایا اور اُس کو بنانے کا مقصد یوں ارشاد فرمایا "کہ وے سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور مویشیوں پر اور تمام زمین پر اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں۔ سرداری کریں"۔ (پیدائش ۱: ۲۶) خدا نے سمجھا کہ بغیر سردار کے یہ ساری دنیا اس کے جلال کو ظاہر نہیں کریگی۔ یہ اس کی دانائی اور انتظام ہے۔ اور واقعی ایسا ہونا چاہئے تھا۔ خدا نے اس سے یہ سکھایا کہ ہر قوم کی حفاظت اور ترقی کے لئے سردار کی ضرورت ہے۔ جو اس کے ہر فرد میں اتفاق اور آرگنائزیشن پیدا کرے اور جب آزمائشیں اور عارضی ناکامیابیوں کا سامنا کرنا پڑے تو اُن کے اندر مستقل مزاجی کی روح پھونکے۔ اگر کسی قوم کے افراد میں یہ اصول بھی ہوں تو بھی اُن کو عمل صورت میں لانے اور اُن سے کام لینے کے لئے ایک لیڈر۔ اور سردار کی ضرورت ہے اسی طرح مسیحیوں کے درمیان اتفاق اور مستقل مزاجی کی روح پھونکنے اور اُن کو قوم کی بہبودی اور ترقی کے عمدہ طور پر استعمال کرنے کے واسطے بڑے بڑے سرگرم اور جان نثار اور ذاتی قربانی کرنے والے لیڈروں کی ضرورت ہے۔ جو لوگ لیڈر بننے کے لائق ہیں اور جو کچھ کر سکتے ہیں اُن کو ہم خدا کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ مہربانی سے ذرا قوم پر ترس کھاؤ جو بربادی کی طرف جا رہی ہوئی ہندوستانی مسیحی قوم کو بچاؤ۔ اے لیڈران قوم! یہ آپ لوگوں کا فرض ہے قوم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر ڈالو۔ جیسا مسیح نے اپنی کلیسیا کے لئے۔ "اگرچہ خدا کی صورت پر تھا۔ خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا۔ اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا۔ اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ اسی واسطے خدا نے بھی بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے"۔ (فلپیوں ۲: ۶ سے ۹) میں اے قوم کے سردارو "ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا"۔ (ایضاً آیت ۴) یہاں سے ظاہر ہے کہ جو شخص لیڈر بن اور قوم کو بہتر بنا سکتا ہے اور ویسا نہیں کرتا اُس میں مسیح کا مزاج نہیں۔ وہ اپنے فرائض کو ادا نہیں کرتا۔ "اور جسے بہت دیا گیا ہو اس سے زیادہ مانگا جائے گا"۔ اے برادران قوم جاگو اور دعا مانگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ یہ سونے کا وقت نہیں ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے سایہ عاطفت کے نیچے ہمارے لئے سب کچھ ہے۔ صرف ہمت کا فرض ہے۔ آج ہماری مہربان سرکار موتیوں اور ہیروں اور لعلوں کے بیش بہا خزانے لئے کھڑی دیکھ رہی ہے کہ کون آتا ہے اور دست کرم سے مالا مال ہو کے جاتا۔ زمین کے لئے ذرا سے درخواست کرو سرکار دست کرم ہماری طرف پھیلائے کھڑی ہے۔ وہ ابر کرم بحر سخا ہے۔ اگر اب غافل رہے تو ساری عمر پچھتانا پڑیگا مگر یاد رکھو کہ

"تب پچھتائے کیا ہوئے جب چڑیا چگ گئی کھیت"

ہندوستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کی جنرل اسمبلی کے سالانہ جلسے پر جناب راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب کی تقریر

(نورافشاں کے لئے انگریزی سے ترجمہ کیا گیا۔ ایڈیٹر)

ہندوستان کی پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کی سالانہ جنرل اسمبلی کے جلاس بڑے دن کے ہفتے میں الہ آباد میں منعقد ہوئے اور جناب راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب نے بحیثیت میر مجلس ذیل کا درس حاضرین جلسہ کو دیا:-

مسیحی احباب آپ سب جانتے ہیں کہ عموماً میر مجلس کا رسم جلسوں کے سب سے اخیر حصہ میں ہوا کرتا ہے۔ لیکن افسوس کی جا ہے کہ بوجہ کسی نہایت ہی ضروری کام کے مجھے آج ہی رات الہ آباد سے رخصت ہونا ہے۔ اور چونکہ میں ان جلسوں کے اختتام تک یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ لہذا آپ صاحبان سے معافی کا خواستگار ہوں۔ اور امید قوی ہے کہ اس صورت میں آپ لوگ مجھے ضرور معاف فرمائینگے۔ ڈاکٹر شیل صاحب نے بڑی مہربانی سے میری غیر حاضری میں کسی دوسرے صاحب کو کرسی نشین ہونے پر راضی کر لیا ہے۔

یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہوتی اگر میں اس مجلس کے تمام مباحثوں میں حاضر ہو کر زمانہ حال کی مختلف دلچسپ اور نصیحت آموز تقریروں کو سن سکتا۔ میں اُن تقریروں کی نسبت جو مجھ سے زیادہ لائق اصحاب کی ہیں اور کچھ زیادہ کہہ نہیں سکتا لیکن جو باتیں فی الحال ہندوستان میں مسیحیت کی بہبودی کے لئے نہایت ضروری و لابدی معلوم ہوتی ہیں ان میں سے چند ایک کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

مسیحی کلیسیاؤں کے اتحاد کی تحریک

ہندوستان کی تمام پریسبیٹیرین کلیسیاؤں کا آشنا ہونا بھی کلیسیائی یگانگت کی آرزو کا ثبوت ہے۔ اور یہ بات بخوبی مشہور ہے کہ چرچ آف انگلینڈ کے بہت سے بشپ صاحبان اور پادری صاحبان کی یہ خواہش ہے کہ یہ میل ملاپ ہو جائے۔ ہم میں سے بہتوں نے مدراس کے بشپ صاحب کے اس مضمون کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھا ہوگا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مختلف کلیسیاؤں میں یگانگت سے کام کرنے کا کس قدر امکان اور آرزو ہے تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ بمبئی کے بشپ صاحب نے بھی اپنے سہ ماہی رسالہ میں لوگوں سے ان وجوہات کا ذکر کیا ہے جن

سے وہ کلیسیائی اتحاد کی کوشش میں شریک ہونا موزوں سمجھتے ہیں۔ اکثر کہا جاتا ہے کہ اس قدر متفرق فرقوں کے قائم ہونے سے مسیحی دین کے پھیلانے میں بڑی رکاوٹ ہوئی ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ بعض باتوں کے لحاظ سے یہ مختلف فرقے مفید ٹھہرے ہیں۔ کیونکہ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ اس سے ہمسری کی اچھی روح پیدا ہو گئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مختلف فرقوں کے اختلافات جو کہ تواریخی روائتوں کا نتیجہ ہیں ہندوستانی لوگوں پر نہ تو وہ اثر ڈالتے ہیں اور نہ ڈال سکتے ہیں جو کہ ان لوگوں پر ڈالینگے جنہوں نے ان روائتوں میں پرورش پائی ہے۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض باتوں کے لحاظ سے وہ ایک بڑی رکاوٹ ٹھہرے ہیں۔ لہذا یہ بات نہایت ضروری ہے کہ مختلف فرقوں میں اتحاد قائم ہو۔ میرا خیال ہے کہ مختلف فرقوں کے منتخب نامی گرامی بانیان دین یا تو فیڈریشن (Federation) کے ذریعہ سے یا کسی اور صورت سے کل اتحاد کی صورت قائم کر سکتے ہیں۔ فی الحال پہلے میں التجاً یہ ترغیب دیتا ہوں کہ مختلف فرقوں کی کانفرنسیں ہوں۔ اور ان میں خاص ان باتوں پر غور کیا جاوے کہ کس طور سے باہمی یگانگت قائم کی جاوے اور دوسرے آپس کے خیالات کو زیادہ اچھی طرح سمجھنے کے لئے جہاں کہیں ممکن ہو ایک کلیسیا کا پادری دوسری کلیسیا کے پلپٹ پر سے وعظ سناوے اور کالجوں میں جو کہ مختلف مشنوں سے علاقہ رکھتے ہیں دوسرے فرقوں کے درس دینے والوں کو بلا دیں تاکہ وہ موزوں درس طالب علموں کو سناویں جیسا کہ دہلی کے سینٹ سٹیفن کالج میں ہوا ہے کہ ایک میتھوڈسٹ بشپ فرق کے سہرہے۔

ماس موومنٹ

مناسب ہے کہ ہم اپنے آسمانی باپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کریں۔ اس موومنٹ کی یہ تحریک اس قدر جلد ترقی کر گئی ہے اور اتنی دور دور تک پھیل گئی ہے یقیناً یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کی روح ہمارے درمیان نہایت زور سے کام کر رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ موومنٹ بہت جلد خدا کے فضل سے ہندوستان کی مذہبی۔ مجلسی۔ اور تمدنی زندگی کو درہم برہم کر دے گی۔

لیکن مجھ کو مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی مسیحیوں کا یہ عام خیال ہے کہ جس حال کہ بشارتی کام پنچ ذات کے لوگوں میں بہت زور سے کیا جاتا ہے اونچی ذاتوں اور خواندہ لوگوں میں اس کے مقابل خاص بشارتی کام بہت کم کیا جاتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ گذشتہ سالوں میں اونچی ذات کے لوگوں میں بشارتی کام کا نتیجہ اچھا نہیں ہوا لیکن ہمارا کام ہے کہ بیج بوئیں اور اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ لوگوں کو مسیحی بنانا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ تو بھی ہمارا کام ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ اور باقی خدا پر چھوڑ دیں۔ اونچی ذات کے لوگوں میں کام کرنے کے لئے اصلاح کے طور پر پیش کیا چاہتا ہوں۔ کہ مشنری صاحبان میں سے چند صاحب خاص اسی کام کے لئے مخصوص کئے جاویں کہ اس ملک کے مذاہب اور علم ادب سے پوری واقفیت حاصل کریں۔ جنہیں مسلمانوں کے درمیان کام کرنا ہو ان کو چاہئے کہ عربی اور فارسی میں بخوبی مہارت پیدا کریں اور جنہیں ہندوؤں میں کام کرنا ہو انہیں سنسکرت اور اس کی مقامی شاخوں کو پوری طرح سے سیکھنا چاہئے۔ تاکہ وہ مولویوں پنڈتوں اور کل تعلیم یافتہ غیر مسیحیوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اس قدر لیاقت حاصل کرنے کے لئے انہیں کم از کم دو سال تک مطالعہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ وقت کا ضائع کرنا نہیں ہے۔ بلکہ میری دانست میں یہ وقت کا نہایت ہی مناسب استعمال ہے۔ میں ایک یہ رائے بھی پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں زیادہ رفاقت اور باہمی ملاقات ہو تاکہ غیر ملکی مسیحیوں کی اصلی تمدنی زندگی بھی دیکھیں۔

مسیحی نو مریداوران کے بچوں کی تعلیم و تربیت

یہ ایک نہایت قابل غور بات ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب اس بات میں مجھ سے متفق ہونگے۔ کہ ہندوستان کے نو مرید مسیحیوں اور ان کے بچوں کو تعلیم و تربیت دینا ہمارا فرض ہے جو کہ وقت مقررہ پر لوگوں کے پیشوا بنیں گے تاکہ وہ حقیقت چراغوں کی طرح چمکیں۔ اور دنیا پر خدا کی قدرت کو آشکارا کریں۔ میرے خیال میں اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے جن جگہوں میں ممکن ہے۔ بورڈنگ سکول یا دوسرے سکول شروع کر دینے چاہئیں اور جن کو بسر اوقات کے لئے دن بھر کام کرنا پڑتا ہے ان کے واسطے چند گھنٹوں کے لئے رات کے سکول اور سمر سکول جاری کرنے چاہئیں۔ اور ان نو مریدوں کی تندرستی اور اخلاقی بہتری اور بہبودی پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔ پنچ ذات کے لوگوں میں اخلاق اور صفائی کے قانون بالکل پائے نہیں جاتے اس لئے ان باتوں کا پورا نقشہ ان کے دل پر جما دینا نہایت ہی ضروری بات ہے۔

تعلیم یافتہ خادمان دین

ہمیں اتنا پڑتا ہے۔ کہ ہندوستان کے تعلیم یافتہ مسیحی بشارتی خدمت میں شریک نہیں ہوتے۔ اور اگر ہندوستان کو مسیح کے پاس لانا ہندوستانیوں ہی کی ذمہ داری پر ہے تو یہ بڑا سنجیدہ اور قابل غور امر ہے۔ ہندوستان کی کلیسیا کو مضبوط بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں بہت سے تعلیم یافتہ اور باتجربہ ہندوستانی مسیحی خادم الدین ہوں اور دوسری مسیحی خدمات میں بھی مصروف ہوویں۔ جو باتیں تعلیم یافتہ ہندوستانی مسیحیوں کو دینی خدمت سے روکتی ہیں۔ ان میں سے دو ایک کا ذکر کرنا کافی ہوگا۔ اول خاص سبب یہ ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوستانی مسیحیوں کو یہ بات ناگوار گذرتی ہے۔ کہ صرف ان کے دیسی ہونے کے سبب سے ان کی اور ولائتی مشنریوں کی تنخواہوں اور عہدوں میں فرق کیا جاتا ہے۔

(۲) مشنریوں اور ہندوستانی مسیحیوں میں باہمی ہمدردی گھٹتی چلی جاتی ہے۔

(۳) مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں اب تک مذہبی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو مخصوص کرنے کی روح پیدا نہیں ہوئی ہے۔ یعنی یہ کہ انہوں نے اس کام کے منصب کو پوری طرح سے نہیں پہچانا ہے۔

میرے خیال میں اس کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ کلیسیا ابھی بانجھ پن کی حالت میں ہے۔ خدمت کا خیال اب تک ہندوستانی مسیحیوں کے دل میں نہیں آیا۔ اس میں شک نہیں

ہے کہ وقت معینہ پر مسیحی ہندوستان کا ہندوستانی جوش لوگوں کے دل میں پیدا ہو جائیگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ قومی تفرقات کا استیصال لازمی ہے کیونکہ ان تفرقات کا اثر یہ ہوگا کہ ہی لوگ مذہبی خدمت سے رکتے ہیں۔

ہم احسانات کا انکار نہیں کر سکتے کہ مشنری صاحبان نے بہت سے مفید کام کئے ہیں۔ نجات کا پیغام انہیں کے ذریعے ہمیں ملا ہم کے لحاظ سے مسیح کا تعلق بہ نسبت اہل مغرب کے اہل مشرق کے ساتھ زیادہ ہے۔ لیکن خدا کو اپنی الٰہی راہوں میں یہ پسند آیا کہ مسیحی مذہب پھر مغرب سے مشرق کو واپس آوے ہم ہندوستانی جو کچھ آج ہیں وہ مشنری صاحبان ہی کی بدولت ہیں۔ جو تعلیم کے پیشوا بن کر ہمارے پاس آئے۔ کون احسانات میں شک لا سکتا ہے۔ گویہ انہیں کی بشارت اور تعلیم کا نتیجہ ہے کہ آج ہندوستان میں اس قدر سماجیں موجود ہیں۔ مثلاً برہمو سماج۔ آریہ سماج اور شیعہ اور مسلمان سب بیدار ہو کر ویدوں اور قرآن کی وسیع تشریحات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یقیناً ان کے اور دوسری مشنوں کے احسان ہم پر اس قدر ہیں کہ ان کا ہم شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ میں فخر سے کہتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے میرے دلی دوست ہیں۔ اور مجھ پر مسیحی مذہب کے اصول کا پہلا اثر اور اُس کی سچائی کے لئے میرے دل میں محبت کا پیدا ہونا ایک مشنری صاحب کی زندگی کے اثر اور اُن کی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ لیکن اُن کا اور دوسرے مسیحیوں کا کام ہرگز ختم نہیں ہوا ہے۔ میرے خیال میں ہندوستانی کلیسیا کو ان کی ہمدردی صلاح اور رفاقت کی اس وقت خاص ضرورت ہے۔ ان سرفراز لوگوں کی جماعت کو میرا نصیحت کرنا شاید شوخی خیال کی جاوے۔ پر میری رائے یہ ہے کہ سب مغربی مسیحی خواہ مشنری ہوں یا عام مسیحی وہ تمام قومی اور ملکی تفرقات کو دور کر کے دیسی مسیحیوں کی مدد کرنے میں حتی المقدور کوشش کریں اور کلیسیاؤں کو اسباب کی ترغیب دیں کہ وہ حتی الامکان اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں اور جس جگہ کہ کلیسیا اپنے اخراجات خود اُٹھانے کے قابل ہے۔ تو مشن کو چاہئیے کہ کلیسیائی حیثیت کے موافق کام ان کے سپرد کر دیویں۔ الغرض میرا مطلب یہ ہے کہ کلیسیا کو سکھایا جاوے کہ وہ مشن کے معاملات کا انتظام خود بخود کرے۔ صاحبان جلسہ! اس آپ کی توجہ کے لئے تہ دل سے شکرگزار ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو کچھ ہم سب نے خاکساری سے کرنے کی کوشش کی ہے اُس پر خدا کی بے شمار برکتیں نازل ہونگی۔ اور ان تمام باتوں سے خدا کا جلال ظاہر ہوگا اور وہ اس بڑے ملک میں مسیح کی بادشاہت کے پھیلانے کا موجب ہونگی۔

ریفارمروں پر خداوند مسیح کی فضیلت

جن منصف مزاج اشخاص نے خداوند مسیح اور دیگر عالم کے ریفارمروں کی سوانحعمریوں کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ جس طرح آسمان زمین سے بلند اور بالا ہے ویسے ہی خداوند مسیح بھی بلحاظ اپنی تعلیم و تلقین اور روحانی زندگی کے دنیا کے تمام ریفارمروں سے اعلےٰ ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا ریفارمر نہیں گذرا کہ جس نے اپنے کہنے کے مطابق زندگی بسر کر کے دکھائی ہو۔ بدھ جو عام طور سے ریفارمروں کا سرتاج سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی اس امر میں خداوند مسیح سے ہٹا ہوا ہے۔ بدھ نے زندگی بھر گوشت کے خلاف پرچار کیا اور لوگوں کو گوشت کھانے سے منع کرتا رہا۔ مگر خود اپنے کہنے کے خلاف چند نامی بھگتو کے گھر میں ماس اہار کیا۔ لیکن ہمارے خداوند مسیح نے جو تعلیم اپنے شاگردوں کو دی خود اُس کا پورا نمونہ بن کر دکھایا۔ خداوند نے کہا کہ "تم اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور جو تمہیں ستائیں اُن کے لئے دعا مانگو" اس تعلیم کو اپنی عملی زندگی سے ایسا پورا کیا کہ اپنے دشمن یہودیوں کے ساتھ کہ جنہوں نے خداوند مسیح کو نہایت ستایا اور تنگ کیا۔ حتےٰ کہ صلیب بھی دیا۔ ایسا پیار کیا کہ مرتی وقت اُن کی فلاح و بہتری کے لئے خدا سے یوں گویا ہوا کہ "اے باپ ان کو معاف کر۔ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں" لوقا ۲۳: ۳۴۔ کیا کسی دیگر ریفارمر نے اپنی تعلیم کی ایسی اعلےٰ درجہ کی تکمیل کر کے دکھائی ہے۔ ہرگز نہیں یہ صرف مسیح ہی کی زندگی ہے جو اُس کو تمام ریفارمروں سے ممتاز کرتی ہے۔

ریویوز

اتالیق نسواں۔ جس کے دس حصے اور بارہ سو صفحات ہیں تعلیم النسواں کے سلسلہ میں ایک ضخیم کتاب ہے جو حصہ حصہ الگ الگ چھپی ہے جس میں مصنف نے اس سلسلہ میں گھر کا حساب کتاب رکھنے۔ کھانا پکانے۔ سینا پرونا سکھانے انشا و مضمون نویسی۔ ابتدائی مصوری کپڑے رنگنے اور چھاپنے۔ گوٹا کناری لگانے وغیرہ وغیرہ کے دس مضامین کی تعلیم لڑکیوں اور مستورات کے لئے درج کی ہے۔ ہر حصہ کی قیمت مختلف ہے۔ مگر کل کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ منشی احمد علیخاں صاحب ساکن دہلی نے بعد ترمیم کے دوبارہ تصنیف کیا ہے۔ مزید حالات وہاں سے دریافت کریں۔

عبرانیوں کو خط کی تفسیر ہندی میں۔ مصنفہ ڈاکٹر کینن ولیم ہوپر صاحب ڈی ڈی۔ مشتہرہ ناردن انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی قیمت صرف ایک روپیہ

کتاب اچھی اور پڑھنے کے لائق ہے۔ عبرانیوں کے خط کے معنی خوب واضح کئے گئے ہیں۔ اس کا دیباچہ ہی بابک شاستری حروف میں ۲۰۰ صفحوں پر بڑی صحت و بسط سے درج کیا گیا ہے۔

مکاشفہ کی کتاب پر تفسیر۔ یہ کتاب شاستری (ہندی) بھاشا میں ہے "پرکاشت واکیہ کی ٹیکا" نام ہے۔ پادری ای ایچ۔ ایم ویلر صاحب ایم۔ اے کی تفسیر کا بھاشا میں پنڈت بالکن نے ترجمہ کیا ہے۔ ۲۱۸ صفحوں پر ٹائپ کی چھپائی بڑی خوشخط ہے۔ قیمت عہ/ محصول ڈاک ہے۔

ناردن انڈیا ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتی ہے۔

بشارت - جس کو قیس جان قلندہ ایف - پی - ایچ صاحب نے پادری ٹی والکر صاحب ایم - اے کی کتاب مشنری آئیڈیلس کا ترجمہ رومن اردو میں کیا ہے - اور ریلیجس لٹریچر سوسائٹی یو - پی برانچ الہ آباد نے شائع کیا ہے - قیمت ۶ ر ہے - اس میں قریباً اسی قسم کا مضمون ایسا ہے جیسا اعمال کی کتاب میں ہے -

---

چاروں سوسماچار کے | تطبیق الاناجیل کا خاکہ خاص کر سنیوگ کا لیکھا جاتا ہے - اس میں یہ دکھایا گیا ہے کہ چاروں اناجیل کا بیان اگر بالترتیب جیسا کہ خاکہ سے ظاہر ہے - رکھا جائے تو صرف ایک انجیل ہو جاتی ہے اُن میں کوئی باہمی مخالفت نہیں ہے - نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ بک سوسائٹی الہ آباد سے صرف ۲ ر پائی قیمت پر مل سکتی ہے -

---

دیانندی نیوگ - چھوٹا سا رسالہ اردو زبان میں ہے مصنفہ پنڈت ایم - ڈی - امرسین ساکن کراچی سندھ قیمت فی جلد ۲ ر نام سے ہی رسالہ کا مضمون ظاہر ہے -

---

رقیمۃ الوداد - یعنی کھلی چٹھی بنام آریہ منتری صاحب و جملہ ممبران آریہ سماج امروہہ - منجانب مولوی حاجی ریاض الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم سکول و مکھیہ ادھشٹاتا دیانند مت کھنڈن سبھا امروہہ -

یہ رسالہ دیانندی صاحبان کی خدمت میں مذکورہ سبھا کی جانب سے مفت بھیجا جاتا ہے - اس میں دیانندی مت کا کھنڈن یعنی ابطال درج ہے - مسلمانوں سے صرف ۲ ر محصول ڈاک کے لئے جاتے ہیں -

مصنف اور ادھشٹاتا موصوف سے مل سکتی ہے -

---

۹ جنوری کو ریاست بھوپال میں کیکر سنگھ نے معراج الدین ستارہ ہند کو کشتی میں پچھاڑ دیا -

مراسلات

ہندو دھرم کے ماننے والوں سے جواب طلبی

ویدک ہندو دھرم کے ماننے والو کیا آپ جواب دیں گے کہ آپ کے ہندو دھرم کی جڑ بنیاد کیا چیز ہے - سب سے پیشتر اگر ہم یہی سوال سناتنی صاحبان پر کرتے ہیں تو وہ ہمیں جواب دیتے ہیں کہ ہندو دھرم کی جڑ بنیاد وید و پران آدی دھرم شاستر ہیں - اور اگر ہم یہی سوال آریہ سماجیوں پر کرتے ہیں تو وہاں سے ہمیں جواب ملتا ہے کہ ہمارے دھرم کی جڑ بنیاد وید ہیں - اور اگر یہی سوال جین ہندو دھرم کے ماننے والوں پر کیا جاتا ہے تو وہاں سے جواب ملتا ہے کہ ہمارے دھرم کی جڑ بنیاد ہمارے اپنے گرنتھ ہیں - ہم وید و گرنتھ صاحب وغیرہ کو جھوٹا سمجھتے ہیں - مگر ہم جب اس مسئلہ کو حل کرنے کی خاطر ایک چمار کو بلاتے ہیں اور اُس سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے دھرم کی جڑ بنیاد کیا ہے وہ کہتا ہے کہ وید و دیگر دھرم شاستروں پر ہے - مگر ہم جب اسی چمار کو اپنا باورچی بنا کر کسی آریہ یا سناتنی براہمن کو دعوت دیتے ہیں اور پکی پوری بناتے ہیں تو وہ ہماری دعوت کے لینے سے انکار کرتا ہے - ان لفظوں میں اپنا پیچھا چھڑاتا ہے کہ بھائی ہم تو چمار کے ہاتھ کی پوری نہیں کھائیں گے - ہم سوال کرتے ہیں کہ وہ ہندو ہے - تمہارے وید و دیگر دھرم شاستروں کو ماننے والا ہے - تمہارے انکار کی کیا وجہ ہے - وہ ہمیں جواب دیتا ہے کہ چمار اگرچہ وید آدی گرنتھوں کو ماننے والا بھلا ہی ہو ہم تو اُس کے ہاتھ کی روٹی نہیں کھائیں گے - وہ کرم سے چمار ہے - ہم کہتے ہیں کہ ہم کسی نیک عیسائی و مسلمان کو بلاتے ہیں آپ اُس کے ہاتھ کی روٹی کھائیں گے - وہ جواب دیتے ہیں ہرگز نہیں وہ ہمارے دھرم کو ماننے والا نہیں ہے - پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم کسی جین ہندو کو بلاتے ہیں آپ اُس کے ہاتھ کی روٹی کچی پوری کھا سکتے ہیں تو وہ جواب دیتے ہاں ہم کھائیں گے - ہم اس پر سوال کرتے ہیں یہ لوگ وید کو نہیں مانتے - تمہارے دھرم شاستروں کے بیری ہیں تو تم اس کے ہاتھ کا کیوں کھاتے ہو - اور چمار وید و دیگر شاستروں کو ماننے والے کے ہاتھ کا کیوں نہیں کھاتے - وہ جواب دیتا ہے چمار گائے بیل کی کھال اُتارتا ہے - اور گائے کا ماس کھاتا ہے اس کے ہاتھ کا نہیں کھانا چاہئے وہ سو بار وید کو ماننے والا ہو - اور جین ہندو چونکہ جیو ہتیا نہیں کرتے - چاہے وہ وید آدی کو نہیں مانتے - وہ ہمارے ہندو بھائی ہیں ہم اس کے ہاتھ کا کھا سکتے ہیں پھر ہم سوال کرتے ہیں تم نیک عیسائی و نیک مسلمان و ہندو چمار سے اس غرض سے نفرت کرتے ہو کہ وہ گائے کا ماس کھاتے ہیں - اور جین دھرم والے جن کا یہ مقولہ ہے کہ اگر تم راستے سے گذر رہے ہو تمہارے راستے میں کسی ویدک دیوتا کے دھرمیوں کا مندر بھی ہو اور سامنے سے مست ہاتھی آرہا ہو - اور تمہیں خوف ہے کہ کہیں ہاتھی کے نیچے آکر کچلے جاؤ گے - جب بھی ہندو ویدک دیوتا کے مندر میں جا کر اپنے پران کو بھی نہ بچاؤ - جین دھرم کا اس قدر بیر ہے - تم اُس کو اپنے جیسا بھائی سمجھ کر پوری آدی کھا لیتے ہو تو اس سے ثابت ہوتا ہے - کہ تمہارے دھرم کی جڑ بنیاد وید آدی دھرم شاستر نہیں بلکہ صرف گائے و بیل ہیں - جو حیوان مطلق ہیں -

باقی آئندہ -

پی - آر - ایس شنکرادتیہ ساکن کوہاٹ -

از جالندھر شہر

فیروزپور پولیس کے تین کانسٹبلوں نے ایک نوجوان لڑکی کو جو محرم کا جلوس دیکھ رہی تھی - دھمکایا کہ تو بد چلن ہے پھر اُسے ایک مکان میں لے گئے - محلہ والوں نے پکڑوا دیا - عدالت سے ایک ملزم ۶ ماہ باقی ایک ایک ماہ قید کے سزایاب ہوئے -

محبّت رکھنا اور پیروی کرنا

ایک روز شریف زادہ میلول نے ایک مفلس گڈریے کو جو ایک چھوٹے بچے کو پیار کرتا اور اُس سے کھیلتا تھا۔ دیکھکر اُس نے چرواہے سے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا دل اُس بچے کو پیار کرتا ہے۔

چرواہے نے جواب دیا کہ ہاں صاحب جم اس بچہ کی بڑی قدر کرتا ہے۔ اور اس میں کوئی تعجب بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کی اُس کو بڑی خدمت اور خاطرداری کرنی پڑتی ہے۔ اور یہ بچہ بھی اسے بہت پیار کرتا ہے۔ اور ہمیشہ اُس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔

شریف زادہ نے دریافت کیا کیا اُس نے اُسے ہاتھ سے پالا ہے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اُس کی اُون اوروں سے زیادہ سپید ہے۔

چرواہے نے جواب دیا ہاں اُسی نے اس بچہ کو پالا ہے ایک شام کو جم میرے ہمراہ بھیڑ سالہ میں گیا اور اس کو دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ مشکل سے رات کاٹیگا۔ اس پر جم نے درخواست کی کہ اسے اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت دے۔ اور اُس نے ایسا ہی کیا۔ اور رات بھر اُسے گود میں لے کر آگ سے سینکتا رہا۔ غرضکہ کئی روز تک اسی طرح اُس کی خدمت کرتا رہا۔ اور اب یہ بچہ خوب مضبوط اور توانا ہو گیا ہے۔

شریف زادہ نے کہا خوب ہے۔ تم جم کو میری طرف سے کہدو کہ میں بڑی خوشی سے یہ بچہ اسے انعام دیتا ہوں۔

جب جم نے سنا کہ یہ مجھے مل گیا ہے۔ وہ نہایت ہی دلشاد ہوا اور بول اُٹھا۔ اب جی میرا دل اس سے باغ باغ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اسے واپس دینے کے خیال سے میرا دل بڑا دکھتا تھا کیونکہ میں اُس سے محبت رکھتا ہوں۔ لیکن جو تکلیف میں نے اس کے واسطے اُٹھائی تھی اُس کا عوض مجھے مل گیا ہے۔ کیونکہ یہ مجھے پیار کرتا ہے۔ اور جہاں کہیں میں جاتا ہوں میرے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔

اے ناظرین کیا تم کو وہ پیغام یاد ہے جو خداوند یسوع نے فلپس کو دیا (یوحنا ۱: ۴۳) مجھے کامل یقین ہے کہ آج کے دن اس کا پیغام میرے اور تمہارے لئے یہ ہے۔ میری پیروی کر۔

ہماری کیسی خوش نصیبی ہوگی اگر ہماری نسبت بھی یہ کہا جاوے کہ اُنہوں نے اُسے کلام کرتے سنا اور یسوع کے پیچھے ہو لئے (یوحنا ۱: ۳۷)

ایک ضعیف حبشی نے مرتے وقت یہ کہا تھا کہ اے مالک خداوند یسوع نے اس حبشی کو سکھایا کہ اُس سے محبت رکھے۔ اور تب یہ کہہ کے میرے دل کو شاد کیا کہ میں تم کو وہ طریقے بتاتا ہوں جس سے تم اپنی محبت کو میری طرف ظاہر کر سکتے ہو۔ تم ہمیشہ میری پیروی کرو۔ اور یوں ہی ہم دونوں ہمیشہ ایک ساتھ رہینگے۔

کیا اس ضعیف حبشی نے اُس محبت کی مبارک خدمت کے صحیح معنے نہیں سمجھے تھے۔ جس کے لئے خداوند اپنے فرزندوں کو یہ کہکر بلاتا ہے کہ میرے پیچھے ہو لو۔

چرواہے کے لڑکے نے کہا کہ میری خدمت کا مجھے پورا عوض مل گیا ہے کیونکہ یہ بچہ مجھے پیار کرتا۔ اور جہاں کہیں میں جاتا ہوں وہ میرے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔

پس ہم بھی سنجیدہ طور پر اپنے سے یہ سوال کریں آیا خداوند یسوع بھیڑوں کا بزرگ چوپان ہم پر اور تم پر نگاہ کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے اپنا بیش قیمت خون بہا کر تمہاری خلاصی کی اس کا مجھے عوض مل گیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہم نے اپنا دل اسے دیدیا ہے۔ اور روز بروز اُس کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

یوسف کا اپنے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرنا

جب سے ہم نے کلام الہی کا مطالعہ کرنا اور اُس کی اوّل سننا شروع کیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ مقدس کلام میں یوسف اور اُس کے بھائیوں کی داستان سے بڑھکر کوئی عجیب داستان نہیں ہے۔ مگر اگرچہ کوئی ایسی داستان نہیں ہے۔ جس میں جوانوں کے واسطے ایسے دلکش حالات ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ ان میں سے بہتوں نے جنہوں نے یہ اُنکی کے پچھلے ایام کو غور سے پڑھا ہے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اس بیان میں ایک کی طرف اشارہ ہے جو یوسف سے بڑا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ یوسف کے بیان سے ہم خداوند یسوع کی بابت بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ مگر اس داستان کے سب سے دردانگیز نظارہ کا ذکر ۴۵ ویں باب میں ہے۔ پس ہم اس نظارے پر زیادہ گہری نگاہ ڈالیں اور جو صحت وہ اشکارا کرتا ہے۔ اس کو زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

ہم نے پڑھا ہے کہ یوسف گڑھے میں ڈالا گیا۔ پھر قید خانہ میں بند ہوا اور تب تمام ملک مصر کا مالک بن گیا۔ اور اُسے جہاں پناہ کا خطاب ملا اور دنیا کی سب قومیں اس سے خوراک لینے کو آئیں۔ اسی طرح خداوند یسوع جو مصلوب ہوا اور قبر میں دفن ہوا اب خدا کے دہنے ہاتھ آسمان پر بلند ہے۔ اور تمام قوموں اور خاندانوں پر اپنی پاک روح کی نعمتیں برساتا ہے۔

مگر اس موقعہ پر ہم دیکھتے ہیں کہ یوسف آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ یاد رہے کہ یہ بھائی اس سے دشمنی رکھتے تھے اُنہوں نے اُس کے خلاف سازش کی اُنہوں نے اُسے بیچ ڈالا۔ برسوں تک اُن کو اُس کی کچھ خبر نہ ملی۔ مگر اب وہ اُس کے روبرو حاضر ہیں۔ پس عجیب نہیں کہ اس کے حضور وہ گھبرا گئے۔

یہی کیفیت یہودیوں کی تھی جو جسم کی نسبت یسوع کے بھائی تھے۔ انہوں نے اس سے دشمنی رکھی۔ اور اس کے خلاف سازش کی اسے بیچا اور اسے صلیب دینے کو دے گئے۔ لیکن جب پینتیکوست کے دن مقدس پطرس نے یسوع کی منادی کی کہ وہ نجات دہندہ جی اُٹھا اور خدا کے دہنے بیٹھا ہے تو تین ہزار یہودیوں کے دل چھد گئے۔ جنہوں نے خداوند کو مصلوب کیا تھا ہاں ان لوگوں کے جنہوں نے زندگی کے مالک کو قتل کیا تھا اور چلا کر اُنہوں نے دریافت کیا کہ ہم کیا کریں وہ خدا کے حضور گھبرا گئے۔ اس مبارک دن کو ہمارے مبارک خداوند نے آپ کو اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا۔ اور تین ہزار آدمی کلیسیا میں شامل ہوئے۔

عزیز ناظرین کیا کبھی یسوع نے اپنے تئیں تم پر بھی ظاہر کیا ہے۔ کیا تم کبھی اپنے گناہ آلودہ خیال سے اُس کے

حضور گھبرا گئے۔ کیا تم نے کبھی یہ محسوس کیا کہ وہ نجات دہندہ جس کی مدت سے تحقیر کرتے رہے۔ تمہاری روح سے باتیں کرتا ہے اور کیا اُس نے تم کو معافی اطمینان اور برکت بخشی ہے؟

یوسف نے حکم دیا کہ ہر ایک کو میرے پاس سے باہر کر دو۔ اور سب مصری ملازم فوراً باہر نکل گئے۔ چنانچہ جب یوسف نے اپنے تئیں اپنے بھائیوں پر ظاہر کیا تو اس وقت اُس کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ اور لازمی ہے کہ ہم بھی یسوع کے ساتھ تنہا ہو دیں یعنی ہم کو ضرور ہے کہ دنیا کو اپنے دل سے نکال دیں اور اکیلے تنہا اس کے حضور میں آویں۔ تب وہ اپنے تئیں ہم پر ظاہر کریگا۔

یوسف کے بھائیوں کی وہ خاطر تواضع ہوئی جس کی اُن کو ہرگز اُمید نہ تھی۔ اُن پر گھبراہٹ غالب تھی اور ہونی بھی چاہئے تھی کیونکہ اُن کو اپنے حسد۔ دشمنی اور اپنی بے رحمی کا خیال مضطر کرتا تھا۔ لیکن یوسف کوشش کرتا ہے کہ گھبراہٹ اور خوف کے سارے خیال ان کے دلوں سے دور ہو جاویں۔ وہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک آئیے۔ میں یوسف تمہارا بھائی ہوں۔ تم غمگین نہ ہو اور اپنے دلوں میں دق مت ہو۔ کیونکہ تم نے نہیں بلکہ خدا نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔

ممکن ہے کہ یہ مضمون وہ شخص پڑھے جو اپنے گناہوں کے باعث مضطرب ہے۔ تو یہ پیغام خاص اس کے واسطے ہے میں یسوع تمہارا بھائی ہوں۔ تم میرے نزدیک آؤ۔ واہ یہ کیسے شیریں اور بے بہا کلمے ہیں۔ ہمارا نجات دہندہ کیسا حلیم اور شفیق ہے۔

اِس ساؤل ستانے والے کے واسطے بھی خداوند کے فیاض لبوں سے ایسا ہی محبت کا پیغام آیا تھا۔ جب ہم یہ پڑھتے ہیں کہ میں تمہارا بھائی یوسف ہوں جس کو تم نے مصر میں بیچا تھا۔ تو ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ میں یسوع ہوں جسے تو ستاتا ہے۔ (اعمال ۹:۵)

گو یوسف نے اپنے بھائیوں سے بڑی شفقت اور محبت سے باتیں کیں اور اُن کو یقین دلایا کہ میرے دل میں تمہاری طرف سے کسی طرح کا رنج نہیں ہے۔ تو بھی اپنی مصری شان و شوکت کا ذکر کیا اور اپنے باپ یعقوب کے واسطے بہت سے پیغام بھیجے۔ تاہم اس کے بھائی خاموش تھے۔ وہ جانتے نہ تھے کہ جواب میں کیا کہیں۔ مگر آگے چل کے ہم یہ پڑھتے ہیں کہ اُس نے اپنے سب بھائیوں کو چوما اور اُن سے مل کے رویا۔ اور بعد اُس کے اس کے بھائی اُس سے باتیں کرنے لگے۔

اے ناظرین ان کو جب میل اور صلح کا بوسہ ملا تب وہ اپنے بھائی سے باتیں کرنے لگے تب وہ یوسف سے بے تکلف گفتگو کرنے لگے۔

یہی کیفیت گنہگاروں اور یسوع کی ہے۔ جس وقت تک ہم کو یہ تحقیق نہیں ہوتا کہ ہمارے سب گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ ہم کیونکر ہمارا مانگ سکتے یا یسوع سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ گر ہم پیارے منجی کے پاس آتے اور معافی اور صلح کا بوسہ پاتے۔ تب اُس کے بعد اس سے گفتگو کرنا نہایت شیریں اور دلپسند ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا بھائی اور ہمارا دوست ہے۔

اس عمدہ حکایت سے ہم کو روز بہت سی قیمتی انجیلی صداقت مل سکتی ہیں۔ مگر ہم مسیحیوں کے واسطے صرف تین ضروری سبق بتلائیں گے۔ اول یہ سبق اس ہدایت میں ملتے ہیں جو فرعون نے یوسف کو اور یوسف نے اپنے بھائی کو دی تھی۔ اپنے باپ کو اور اپنے گھرانے کو لو اور میرے پاس آؤ۔ تم مصر کی زمین سے گاڑیاں اپنے لڑکوں اور اپنی جوروں کے لئے لے جاؤ اور اپنے باپ کو لے آؤ۔

پس یہ خوشخبری ایسی نہ تھی کہ بھائی اپنے ہی دلوں میں چھپا رکھیں۔ بلکہ اُنہیں اُس کو اُن پاس لے جانا تھا جو دور دراز ملک میں رہتے تھے۔ پھر یہی نہ تھا کہ گھر میں اپنے عزیزوں کو یہ خوشخبری پہونچا دیں بلکہ ہدایت یہ تھی کہ اُن کو اپنے ہمراہ لے آؤ۔ وہ تو فرعون کا یہ پیغام لے گئے تھے کہ میں مصر کی ساری زمین کی خوبی تم کو دونگا۔ مگر کیا ہم خوشی کا پیغام اوروں تک نہیں پہونچا سکتے ہیں۔

لیکن ان کی جائیداد کی جو وہ ملک کنعان میں رکھتے تھے کیا کیفیت ہوئی۔ کیا جو زمین انہوں نے کھو دی۔ جو کوٹھی اجناس اور مویشی انہوں نے تیار کئے اُن کے پیچھے اور غلہ بان کے سامانی کے جسند ازغول کا ایک حصہ اُن کو یونہی چھوڑ دینا تھا۔ فرعون کا پیغام ان کے واسطے یہ تھا کہ اپنے اسباب کا کچھ افسوس نہ کرو کیونکہ مصر کی ساری زمین کی خوبی تمہارے لئے ہے۔ ہمیں علم نہیں کہ وہ کتنا مال و اسباب کنعان کے ملک میں چھوڑ گئے لیکن ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ جس ملک کو ہم سفر کر رہے ہیں وہاں ہم اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جا سکتے۔ پس فرعون کا یہ پیغام کہ اپنے اسباب کا کچھ افسوس نہ کرو۔ ہم کو زور سے یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ ہم دنیا کی بے ثبات چیزوں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ ممکن ہے کہ اس وقت وہ ہم کو قیمتی نظر آویں۔ مگر ہم آگے بڑھ کر دیکھیں فرعون کا یہ وعدہ تھا کہ مصر کی ساری زمین کی خوبی تمہارے لئے ہے۔ اس لئے سب مسیحیوں کو چاہئے کہ اس سبق کو ذہن نشین کریں کہ دنیا سے محبت نہ کریں۔ کیونکہ آسمان کا کل جلال انہیں کا ہے۔

پھر جب وہ اپنے بھائی یوسف سے رخصت ہوئے تو اُس نے اُن کو یہ ہدایت کی۔ دیکھو کہیں تم راہ میں جھگڑا نہ کرو۔ بلا شک یہ لازمی نصیحت تھی۔ یہ ممکن تھا کہ راہ میں وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگیں۔ اور اس سلوک کا جو اُنہوں نے یوسف سے کیا تھا ایک دوسرے پر الزام لگا دیں۔ حالانکہ اُس نے انہیں بالکل معاف کر دیا۔ اور اس معاملہ کو فراموش کر دیا تھا۔

جبکہ ہمارا نجات دہندہ اپنے شاگردوں سے وداع ہو رہا تھا تو اپنی موت سے پہلے یہ فرمایا میں تم کو ان باتوں کا حکم اسلئے دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو (یوحنا ۱۵:۱۷) اور تب یہ دعا کی کہ وے سب ایک ہو دیں (یوحنا ۱۷:۲۱) اور ہمارا فرض ہے کہ اس حکم اور اس دعا کو ہمیشہ یاد رکھیں لیکن صد افسوس کہ اکثر ہم ان کو فراموش کرتے ہیں۔

یوسف نے اپنے بھائیوں کو جدا ہوتے وقت جو ہدایت کی اس سے تین مختصر سبق سیکھتے ہیں۔ مسیحیو ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اے مسیحیو دنیا سے محبت نہ رکھو۔ اور اُن کو بھی خوشخبری پہونچا دو۔

ہاں ہمارا کیسا خوشی کا مقام ہے۔ یوسف ابتک

جیتا ہے۔ وہ فرعون کے داہنے ہاتھ بیٹھتا اور مصر کی ساری زمین کا حاکم ہے۔ دنیا صرف مردہ مسیح کا حال جانتی ہے۔ مگر ہم ایک زندہ نجات دہندہ کو جانتے اور اُس کی خبر دے سکتے ہیں۔ وہ خدا کے داہنے ہاتھ ہے۔ اور آسمان و زمین کا خداوند ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ اپنے پیغام کے ثبوت میں اپنے ساتھ کچھ لے جاویں۔ یوسف کے بھائی عمدہ چیزوں سے لدی ہوئی گاڑیاں لے گئے۔ پہلے تو یعقوب نے اُن کا اعتبار نہیں کیا تھا۔ لیکن جب اُس نے گاڑیاں دیکھیں تب اُس نے اُن کی بات کا یقین کیا اور تب ہی اس نے کہا کہ میرا بیٹا یوسف اب تک جیتا ہے میں جاؤنگا اور پیشتر اس سے کہ میں مروں اُسے دیکھونگا۔

یہی ہماری کیفیت ہوگی۔ ہمارے رفیق جن کو ہم پیغام پہنچاتے ہیں فوراً ہمارا یقین نہ کریں گے۔ ہم کو ضرور ہے کہ کوئی ایسی شے دکھلاویں جو یوسف سے آئی ہو۔ اور تب وہ یقین کرینگے کیا ہمارے چال چلن میں۔ ہاں ہماری زندگی میں کوئی ایسی بات ہے جو خداوند مسیح سے آتی ہے۔ ہم کو چاہیے کہ اپنے پیغام کے ہمراہ ہم دنیا کو وہ گاڑیاں دکھلاویں جو عمدہ چیزوں سے لدی ہوئی ہیں۔ اور تب لوگ کہیں گے کہ یوسف اب تک جیتا ہے۔ میں جاؤنگا اور اپنے مرنے سے پہلے اُسے دیکھونگا۔

برف سے زیادہ سپید

۵۱ زبور - ۷ آیت

مگر برف تو سب چیزوں سے زیادہ سپید ہے۔ علی الخصوص جب ہم اُسے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دھوپ میں جگمگاتے دیکھتے جہاں گرد کبھی پہونچ ہی نہیں سکتی تو نہایت ہی سپید دکھائی دیتی ہے۔ انسانی آنکھوں نے برف سی سپید چیز دیکھی ہے کیونکہ قیامت کے فرشتے کا لباس برف سا سپید تھا اور خداوند یسوع کی چمکیلی پوشاک اس پہاڑ پر جہاں اس کی صورت تبدیل ہوئی تھی برف کی مانند سپید ہو گئی۔ لیکن کونسی شے برف سے زیادہ سپید ہو سکتی ہے۔

مجھے دھو اور میں برف سے زیادہ سپید ہو جاؤنگا۔ کیا مجھے دھو۔ کیا میرے شریر گناہ آلودہ دل کو۔ اس دل کو دھو جس میں گناہ کے داغ ہیں۔ ہاں اگر خداوند مجھے دھو دیگا۔ تو میں برف سے زیادہ سپید ہو جاؤنگا۔

لیکن پانی یہ نہیں کر سکتا۔ نہ ہی آنسو یہ کر سکتے ہیں صرف ایک بات کر سکتی ہے۔ یسوع مسیح اُس کے بیٹے کا خون ہم کو سب گناہوں سے پاک صاف کرتا ہے۔

یہی چشمہ ہے جو گناہ اور ناپاکی کے لئے پھوٹ نکلا ہے اور جب سے یہ بیش بہا خون بہا۔ یہ چشمہ ہمیشہ کھلا ہے تاکہ تو اس میں غسل کرے اور برف سے زیادہ سپید ہو جائے۔

ذرا تامل نہ کرو بلکہ فوراً اپنے آسمانی باپ کے پاس جاؤ اور اُس کی منت کرو کہ وہ مسیح کے بیش بہا لہو میں تم کو غسل دے فی الواقعہ صاف ہونے کے واسطے رضامند ہو۔ اُن چھوٹے بچوں کی مانند نہ ہو جو صاف کپڑے نہیں پہننے چاہتے۔ کیونکہ وہ پھر جا کر ریت میں کھیل نہ سکینگے۔ اس بات پر رضامند ہو کہ پھر ریت میں کھیلنے نہ جاؤ گے۔

پھر اُسے غسل دینے دو۔ صرف منہ سے نہ کہو اور پھر اس کا خیال بھی نہ کرو۔ بلکہ اپنا دل اس کے ہاتھوں میں سونپ دو اور یسوع کے انمول لہو پر نگاہ رکھو اور صبر کرو۔ اور اس سے منت کرو کہ وہ تم پر یہ ثابت کر دے کہ یہ لہو تمہارے ہی لئے بہایا گیا تھا اور تم کو کامل طور پر پاک صاف کر سکتا ہے۔ تب سامری کی مانند تم بھی تیار رہو گے کہ یسوع کے قدموں پر گر پڑو اور اس کا شکریہ ادا کرو کہ تم کو بھی اس نے غسل دی ہے۔

دلی تمیز کیا ہے

ایک سبت کی شام کو پادری سٹوارٹ صاحب نے پولوس حواری کے کلام سے وعظ کیا جو اعمال ۲۴: ۱۶ آیت میں درج ہے۔ کہ خدا اور آدمیوں کے باب میں میرا دل (دلی تمیز) مجھے کبھی ملامت نہ کرے۔ سونے سے پہلے جب اُن کے بچے قاعدے کے مطابق ان کو پیار کرنے کو آئے تو ان کو خیال گزرا کہ یہ معلوم کرے کہ وعظ کے مضمون کو وہ سمجھے بھی تھے یا نہیں۔ پس انہوں نے اپنے بڑے بیٹے سے دریافت کیا کہ دلی تمیز کیا ہے۔

جیک نے کچھ لاپرواہی سے جواب دیا۔ پاپا میں صحیح جواب نہیں دے سکتا۔

پھر انہوں نے دوسرے بیٹے سے پوچھا کیا تم مجھے بتلا سکتے ہو۔

اُس نے کہا کیا وہ خدا کی آواز نہیں ہے۔

ہاں اے بچے یہ صحیح ہے۔ اور تب اپنی چھوٹی بیٹی سے مخاطب ہو کر دریافت کیا کہ تم کیا کہتی ہو۔

لڑکی نے کچھ شرما کر ہچکچاتی آواز سے کہا میرے خیال میں تو یسوع ہمارے دلوں میں نرم آواز سے باتیں کرتا ہے۔

صاحب موصوف نے اپنی بیٹی کو بوسے دیے کیونکہ اُس نے اُن کی وعظ کا کل مضمون مختصر الفاظ میں کہہ دیا تھا۔

خداوند کی آواز ایسی نرم اور ہلکی ہے کہ ممکن ہے کہ ہم اُسے نہ سنیں۔ اس واسطے خوب احتیاط کرنی چاہیے۔

ایلیاہ نبی نے ایک دبی ہوئی ہلکی آواز سنی اور جب اُس نے سنی تو اُس نے اپنے چہرے کے گرد اپنی چادر کو لپیٹا تاکہ اپنی آنکھوں کے روبرو سے ساری چیزوں کو دور کرے ایسا ہی ہمیں کرنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے نجات دہندے کی نرم اور دھیمی آواز سننا چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ اس کا اطمینان ہمارے دلوں پر سایہ کرے۔ اس سے دعا مانگو کہ وہ تم کو دلی امن اور بیدار کان عنایت کرے۔ تاکہ تم سن سکو کہ خداوند خدا اپنے بندوں سے کیا کہتا ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ مسیح کی چھاتی پر بہت سے سر سہارا گئے ہیں۔ مگر اُن کے درمیان تمہارے سر کے واسطے بھی جگہ ہے۔

ریویو

پنڈت گنگا رام صاحب ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ آر ۔ اے ۔ ایس
کی
کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گزشتہ سے پیوستہ

علاوہ اس کے ہم کو کمال حیرت ہوتی ہے کہ گو موسیٰ اور پہلے انبیا بھی بائیبل سے واقف نہیں کہ قربانی کی رسم کو جو ابتدائی خلقت سے از روئے بائیبل سکھلائی گئی ہے ۔ واقف ہوں اور جو براہم اور منو کے شستر اور ویدوں سے سینکڑوں برس پیشتر عمل میں لائے جاتے تھے ۔ پس صحیح خیال و قیاس یہ ہو سکتا ہے کہ پارسیوں نے خواہ آریوں سے سیکھا یا یہودیوں سے ۔ مگر زیادہ ممکن ہے کہ آریوں نے یہودیوں سے سیکھا ہو ۔ کیونکہ اس رسم کو یہودی اپنے ایمان کا اصول ابتدائے خلقت سے قبول کرتے اور مانتے آئے ہیں اور جتنے بزرگ اس قربانی کی رسم کو یہودی قوم سے قبل مانتے تھے وہ بھی از روئے ایمان یہودیوں کے ہم خیال تھے ۔ (اور اصلئے یہودی تھے ۔) مگر صاف ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ انہوں نے اس رسم کو نہیں سمجھا ۔ جیسا کہ بابو صاحب فرماتے ہیں ۔ بلکہ سوامی دیانند کے مقلدوں نے کیونکہ وید تو اس قربانی کی رسم اور گوشت خوری سے بھرا ہوا ہے ۔ بلکہ سوامی دیانند خود بھی ایک وقت گوشت خوری کی رعائیت کرتے تھے ۔ بابو صاحب اس جگہ سے گزرنہ جائیں سوامی صاحب کا ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس اس بات کا شاہد ہے ۔ علاوہ بریں آریہ سماجیوں میں بھی ایک گروہ ماس پارٹی موجود ہے ۔ پس یہ الزام نہ پارسیوں پر ۔ نہ یہودیوں پر عائد ہوتا ہے ۔ بلکہ بابو صاحب پر خود جو وید اور کٹر آریہ سماجیوں کے خلاف اپنی جدی سمجھا رہے ہیں ۔

آٹھویں مشابہت جس میں آپ چھوٹی چھوٹی باتوں میں مشابہتیں تبلاتے ہیں ۔

(۱) موسیٰ نے پہاڑ پر خدا سے دس احکام کا حاصل کرنا ۔ اسی طرح اہرمزد نے پہاڑ پر زرداشت سے باتیں کیں ۔

(۲) خدا نے نوح کو کشتی بنانے کا حکم دیا ۔ اسی طرح اہرمزد نے یم کو کشتی بنانے کا حکم دیا ۔

(۳) باغ عدن کی ندیاں سیحون اور جیحون ۔ ان ندیوں کی نسبت فرماتے ہیں کہ ان کا ذکر اوستہ میں ملتا ہے ۔

(۴) درخت حیات کا ذکر اور نیک و بد کی پہچان کے درخت کا ذکر بھی اوستہ میں پایا جاتا ہے ۔

پہلے مشابہت کی نسبت تو یہ کہنا ہے کہ محض ایک اتفاقی امر ہو سکتا ہے ۔ باقی مشابہات میں اگرچہ کسی کا جزو مشابہ ہو تو یہ امر یاد رکھنا چاہیے ۔ کہ پارسیوں نے یہودیوں سے اخذ کو سیکھا ۔ علاوہ ازیں پچھلی دو مشابہات محض بلا ثبوت ہیں کوئی دلیل پیش نہیں کی سیحون اور جیحون کو ڈاکٹر اسپیل دریائے اندس اور جگزارٹس سے مشابہ کرتے ہیں مگر کیوں مشابہ کرتے ہیں ۔ اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کرتے ۔ اسی طرح باغ عدن کے درخت حیات اور نیک و بد کی پہچان کے درختوں کو غیر معتبر دو درخت اور گاؤ کرینا جس میں سفید ہوما (یا سوما) کا پھل لگتا ہے ۔ مشابہ تبلاتے ہیں ۔ اس میں ڈاکٹر اسپیل صاحب کی پیروی جغرافیہ دانی کی غلطی ہے ۔ جو ابراہیم اور زرداشت کی جائے رہائش کی نسبت کی ہے ۔ دریائے سیحون اور جیحون کی نسبت پاک کلام میں اس طور پر ذکر واقعہ ہے کہ وہ دونوں دریا باغ عدن سے نکلکر تقسیم ہو جاتے ہیں پیدائش ۲ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ لیکن دریائے اندس ہندوستان میں واقع ہے ۔ اور جگزارٹس فارس میں ۔ اور ان دونوں کے درمیان قریب ساڑھے چار سو میل کے فاصلہ واقعہ ہے ۔ اور ان کے درمیان بڑے بڑے پہاڑوں ہندوکش اور ہمالیہ کا سلسلہ واقعہ ہے کہ جن کے درمیان سے آریوں کا گزر محال تھا پس ان دونوں میں مشابہت کیونکر ہو سکتی ہے ۔

باقی دارد

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب - رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرنتو بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۹، ۹ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد - کو نبھی - فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ - یہہ نہایت مفید کتاب ہی - جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبد الاحد از قاہرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری تخسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو - بینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اردو - رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر - اردو ۸ر اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر - ۸ر - ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی او بہا کی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا کی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۳ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہی - اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد و بچاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی - ہر ایک گھر انیمیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہی امید ہی کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں -

ا - بھبکیل سنگھ نمبردار - ۲ - امبادی نوکری - ۳ - سدھا پیک جیون - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رہدا پھردا ہاں - ۶ - ایک ستی دی کتھا - ۷ - ذات ورن - ۸ - سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر + شعاعِ نور حصہ اول و دوم ۵ر
رابنسن کروسو ۱۲ر + طیطس رفیق صلیب ۸ر
طلائی شمعدان ۴ر + تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکو پولو کا سفر نامہ ۸ر + مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱ر
روح سے معمور زندگی ۴ر + القاب مسیح ۴ر
طریق دعا ۴ر + بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر
پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم لوہا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہی - مجلد بورڈ ۴ر +

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک . . . عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک . . . . عا
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد . . . ہے
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک . . . . . ہے

شرح اُجرت اِشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے ر	صہ ر	ملے ر
چوتھائی کالم	صہ ر	ملے ر	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	عشہ
پورا کالم	للعہ	عشہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	۱۰ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایکطرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطوکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نمبر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اور نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہو مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہو۔

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہو۔ اِس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں۔

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہو۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے۔ اِس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں۔ قیمت عہ ر۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہو یہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو۔ باغ دل کے چاروں نمبر سنہ ۱۹۱۲ء کے ۸ر فی نمبر دیا جاتا ہو۔

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۴۰ برس میں اِس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اِس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اِس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہو۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اِس کا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

سی - بی - ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح - خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ ر اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار رہتا ہو۔ قیمت رکشا لعہ سے عسہ کرونول لعہ۔

مزید دریافت کے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پادری ای - ایم - ویری صاحب - ڈی - ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام والی بدر چھپا۔